روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 20 اپریل 2013ء 9 جمادی الثانی 1434 ہجری 20 شہادت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 90

تاکہ رحم کیا جائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کئے جاؤ۔

(آل عمران:133)

ارشادات عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اطاعت کا حکم: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو رک جاؤ اور جب کسی کام کا حکم دوں اسے اپنی استطاعت کے مطابق بجالاؤ۔

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام باب الاقتداء بسنن رسول اللہ حدیث نمبر 6744)

سنو اور اطاعت کرو: حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

تمہارے لئے سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔تنگدستی میں خوشحالی میں۔خوشی میں ناخوشی میں۔حق تلفی میں بھی اور ترجیحی سلوک میں بھی۔غرض ہر حال میں اطاعت فرض ہے۔ (مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء حدیث نمبر 3419)

ہر حال میں اطاعت: حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا کہ تنگی ہو یا آسائش، خوشی ہو یا ناخوشی ہر حال میں ہم آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء حدیث نمبر 3419)

جس نے میری اطاعت کی: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی وہ میرا نافرمان ہے۔

(مسلم کتاب الامارہ باب وجوب طاعۃ الامراء حدیث نمبر 3417)

اطاعت اور نافرمانی کرنے والوں کی مثال: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

میری اور میری لائی ہوئی تعلیم کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک قوم کے پاس گیا اور کہا اے میری قوم میں نے دشمن کا لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں کھلا کھلا انذار کرتا ہوں۔اس لئے نجات کی راہ اختیار کرو۔اس پر قوم کے ایک طبقہ نے اس کی اطاعت کی اور راتوں رات اطمینان سے نکل گئے۔اور نجات پائی۔اور قوم کے دوسرے گروہ نے اسے جھٹلایا اور اپنے مکانوں میں ہی ٹھہرے رہے صبح کے وقت دشمن لشکر نے ان پر حملہ کر کے تباہ و برباد کر دیا۔یہ میری اتباع کرنے والوں اور میری نافرمانی کرنے والوں کی مثال ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام باب الاقتداء بسنن رسول اللہ حدیث نمبر 6740)

حضرت مسیح موعود کی کتب پر غیروں کا اعتراف

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود کی تالیفات وتحریرات اس قدر عظمت اور افادیت کی حامل ہیں کہ غیر بھی ان کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ چنانچہ آپ کے ایک شدید معاند مولوی محمد حسین بٹالوی نے آپ کی معرکۃ الاراء کتاب ’’براہین احمدیہ‘‘ سے متعلق لکھا کہ:

’’ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک ...... تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں ...... اس کا مولف بھی ...... مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔‘‘ (رسالہ اشاعت السنہ جلد 7 صفحہ 2)

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ کے بغیر دعوت الی اللہ ناممکن امر ہے اور یہ کتب خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کرنے اور روحانی میدان میں ترقی کرنے کا ذریعہ ہیں۔ احباب ان کا باقاعدگی سے مطالعہ کریں۔

(مرسلہ: نظارت اشاعت ربوہ)

پروفیسرز اور پی ایچ ڈی احباب رابطہ کریں

ایسے احمدی احباب وخواتین جو پاکستان کی کسی بھی یونیورسٹی میں پڑھا رہے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ کریں۔اسی طرح جو احباب وخواتین پی ایچ ڈی کر چکے ہوں یا کر رہے ہوں ان سے بھی درخواست ہے کہ نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

نظارت تعلیم۔صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

info@nazarattaleem.org

0300-4350510

(نظارت تعلیم)

پریس ریلیز

2012ء-دوران سال احمدیوں کے انسانی حقوق کی پامالی کا سلسلہ مزید بڑھ گیا

عقیدہ کے اختلاف کی بناپر 19 احمدی قتل کئے گئے جوانفرادی واقعات میں کسی بھی ایک سال میں سب سے زیادہ ہے

زندہ احمدیوں کے ساتھ ساتھ احمدیوں کی قبروں پر بھی حملے کئے گئے۔ آزادی اظہار اور سیاسی وتمدنی حقوق کے ساتھ ساتھ احمدیوں کے مذہبی حقوق مسلسل غصب کئے گئے۔

2012ء میں بھی اردو پریس کی طرف سے بے بنیاد خبروں کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہا۔ دوران سال ایک ہزار سے زائد خبریں اور 200 سے زائد مضامین مخالفانہ پراپیگنڈے کے طور پر شائع کئے گئے۔

احمدیوں کے بنیادی انسانی حقوق فوری بحال کئے جائیں۔ احمدیوں کے خلاف امتیازی قوانین ختم کئے جائیں

2012ء کی سالانہ رپورٹ جاری کردی گئی۔ مکرم سلیم الدین صاحب ترجمان جماعت احمدیہ پاکستان

ربوہ (پ ر) جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے جماعت احمدیہ کے خلاف 2012ء کے دوران ہونے والے ظلم وستم کی سالانہ رپورٹ پریس کو جاری کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال احمدیوں کے خلاف جاری نفرت وتشدد کی لہر میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سال 19۔ احمدیوں کو محض عقیدہ کی بنیاد پر قتل کیا گیا۔ وہ سلسلہ جو جماعت احمدیہ پر مظالم اور ایذا رسانی کا طویل عرصے سے جاری ہے اپنے نقطہ عروج کو پہنچ رہا ہے۔ جبکہ قانون نافذ کرنے والے ادارے معاندین کے ہاتھوں میں کھیلتے رہے۔ احمدیوں کی عبادتگاہوں کے مینار مسمار کرنے کا معاملہ ہو یا قبروں کی بے حرمتی کا، کسی ایک موقع پر بھی انتظامیہ نے قانون کے مطابق کارروائی کرنے کی بجائے انتہاپسندوں کے سامنے جھک جانے میں عافیت سمجھی، جو پاکستان میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندی کے مقابلے میں ریاست کے عزم کی کمزوری کو ظاہر کرتی ہے۔

ترجمان نے کہا کہ حکومت نے احمدیوں کے حوالے سے کی گئی امتیازی قانون سازی کی بناء پر انتہاپسندوں کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 1984ء کے امتیازی قوانین بنیادی انسانی حقوق کی شدید خلاف ورزی ہیں اور آئین پاکستان نیز قائداعظمؒ کے تصور پاکستان کی روح کے منافی ہیں، اس لئے ان قوانین کو فوری طور پر ختم کیا جائے اور لاکھوں پاکستانی احمدیوں کے انسانی حقوق بحال کئے جائیں۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان کے مطابق 1984ء کے بدنام زمانہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے جاری ہونے کے بعد سے اب تک احمدیوں کو سیاسی، سماجی اور قانونی طور پر امتیازی سلوک کا سامنا ہے جو ایک معاشرے کے افراد کے یکساں اور مساوی بنیادی حق کی نفی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان امتیازی قوانین کے جاری ہونے کے بعد سے 31 دسمبر 2012ء تک 226۔ احمدی عقیدہ کے اختلاف پر قتل کئے جا چکے ہیں۔ جبکہ 175۔ احمدیوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے 24 عبادت گاہوں کو مسمار کیا گیا جبکہ 28۔ کو انتظامیہ نے سیل کر دیا۔ 16 عبادت گاہوں پر مخالفین نے غیر قانونی طور پر قبضہ کرلیا۔ 35۔ افراد کی تدفین کے بعد قبر کھود ڈالی گئی اور 58۔ احمدیوں کی مشترکہ قبرستان میں تدفین نہیں ہونے دی گئی۔ ترجمان نے کہا کہ احمدیوں کی زندگیاں تو پہلے بھی محفوظ نہیں تھیں اب دنیا سے گزر جانے والے احمدی بھی معاندین اور انتظامیہ کی مشق ستم کا نشانہ بن رہے ہیں۔

ترجمان نے کہا کہ سال 2012ء کے دوران معاندین نے پولیس کو استعمال کرتے ہوئے احمدیوں کی عبادت گاہوں پر سے کلمہ طیبہ اور مینار مسمار کرائے۔ اس ضمن میں انہوں نے سلطان پورہ لاہور کے علاوہ احمدیوں کی مرکزی عبادت گاہ دارالذکر لاہور، کھاریاں اور خوشاب کی عبادت گاہوں کی مثال دی۔ جبکہ بعض احمدیوں کے گھروں میں جا کر وہاں سے قرانی آیات کو اتارا گیا۔ اسی طرح مخالفین کو خوش کرنے کے لئے حافظ آباد میں پولیس نے احمدیوں کی قبروں کے کتبوں پر تحریر آیات پر سیاہی پھیری جبکہ جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں احمدیوں کی قبروں کے کتبوں کو پولیس نے توڑا۔ جبکہ رات کی تاریکی میں نامعلوم شرپسندوں نے ماڈل ٹاؤن لاہور کے قبرستان میں درجنوں قبروں کے کتبے توڑ دیئے۔ ترجمان نے انسانیت کی اس تذلیل پر سخت کارروائی کرنے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔

جماعت احمدیہ کے ترجمان نے جماعت احمدیہ کے خلاف پولیس کے متعصّبانہ رویئے کی ایک اور مثال دیتے ہوئے ماسٹر عبدالقدوس قتل کیس کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ماسٹر عبدالقدوس کو قتل کے ایک مقدمے میں غیر قانونی طور پر حراست میں لے کران پر انسانیت سوز تشدد کیا گیا جس کے نتیجہ میں وہ جاں بحق ہوگئے۔ جوڈیشل انکوائری میں بھی پولیس اہلکاروں کو ملوث قرار دیتے ہوئے پولیس اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی سفارش کی گئی لیکن آج تک ماسٹر عبدالقدوس کے قتل کیس میں نامزد پولیس اہلکار گرفتار نہیں کئے گئے۔

ترجمان نے کہا کہ 2012ء میں احمدیوں کی مذہبی آزادیوں اور انسانی حقوق کو حسب سابق پامال کیا جاتا رہا۔ راولپنڈی میں احمدیہ عبادت گاہ ایوان توحید کو عملی طور پر پولیس نے بند کردیا ہے اور اب وہاں معمول کے مطابق نماز جمعہ کی ادائیگی ممکن نہیں رہی۔ اسی طرح ملک کے دیگر حصوں میں بھی احمدیوں کی عبادت گاہیں مخالفین کا نشانہ بنی رہیں۔ ترجمان نے کہا کہ حکومت جو بظاہر آزادی اظہار کا پرچار کرتی ہے، نے بلاجواز احمدیہ مطبوعات کے ڈیکلریشن کے خلاف قانونی کارروائی کی اور رسالہ مصباح اور پاکستان کے قدیم ترین اردو اخبار روزنامہ الفضل کی اشاعت میں رکاوٹیں کھڑی کیں۔

ترجمان جماعت احمدیہ کے مطابق سال 2012ء کے دوران بھی ربوہ میں جہاں 95% احمدی آباد ہیں احمدیوں کو کسی قسم کے مذہبی اجتماع یا جلسہ کی اجازت نہ دی گئی۔ یہاں تک کہ احمدیوں کو کھیلوں کے پروگرام کھلے عام منعقد کرنے کی بھی آزادی نہیں۔ جب کہ معاندین کو کھلے عام اجازت دی گئی کہ وہ ربوہ سے باہر کے افراد کو جمع کر کے جب چاہیں، جہاں چاہیں، جلسہ کریں اور ربوہ میں جلوس نکالیں چنانچہ احمدی مخالف تنظیموں نے ربوہ میں آکر جلسے کئے جن میں احمدی اکابرین کو غلیظ گالیاں دی گئیں۔

ترجمان نے کہا کہ آج فرقہ واریت، قتل و غارت گری اور انتشار اپنے عروج پر ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس بھیانک صورتحال کے نقطہء آغاز پر غور کیا جائے، جب ریاست نے مذہب میں مداخلت کی اور امتیازی قوانین بنائے۔ پاکستان میں مذہبی انتہا پسندوں کے ہاتھوں امن وامان کی بگڑتی صورتحال مذہبی معاملات میں ریاست کی مداخلت کا شاخسانہ ہے۔ آج ان قوانین کو کالعدم قرار دیا جائے جن کے نفاذ نے پاکستان کا تشخص تباہ کردیا ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے پاکستان کے انصاف پسند حلقوں سے کہا ہے کہ وہ حکومت پر زور دیں کہ وہ مذہبی تعصّبات کے خاتمے کے لئے مؤثر اقدامات کرے تاکہ وطن میں فرقہ واریت اور تعصب کا خاتمہ ہوسکے۔ اور ہمارا پیارا پاکستان حقیقی ترقی اور امن وسلامتی کی راہوں پر گامزن ہوسکے۔

آسان کتب سے شروع کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے سوال ہوا کہ بچوں کو حضرت مسیح موعود کی کونسی کتابیں پڑھنی چاہئیں۔ فرمایا:

اپنی عمر کے لحاظ سے ایسا سوال ہے جو ہر ایک پر اکٹھا چسپاں نہیں ہوتا کیونکہ بعض بچے چھوٹی عمر میں بہت ذہین ہوتے ہیں اور وہ مشکل کتابیں بھی پڑھ لیتے ہیں۔ بعض بچے کافی دیر تک مشکل کتابیں نہیں پڑھ سکتے تو حضرت مسیح موعود کی جو آسان کتب ہیں ان سے شروع کرنا چاہئے۔

فتح اسلام ہے اور کشتی نوح ہے اس کے بہت سے حصے آسان ہیں۔ اس طرح آپ کی بعض کتابیں ہیں جن میں مباحث ہیں بعض مشکل ہیں۔ بعض آسان ہیں ان میں جو آسان مباحث ہیں ان کو بھی یہ لوگ پڑھ سکتے ہیں۔ تو یہ Depend کرتا ہے کس قسم کا بچہ ہے اور کتنی عمر کا ہے بہت چھوٹی عمر کا بچہ تو نہیں سمجھ سکے گا اس کو درثمین ہی پڑھنی چاہئے یہ بھی تو حضرت مسیح موعود کی کتاب ہے درثمین میں جو شعر ہیں وہ آسانی سے یاد ہو جاتے ہیں اور بچے کی تربیت بھی ہوجاتی ہے''۔

(الفضل 19/اپریل 2001ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

6

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ سپین

میئر کی ملاقات، استقبالیہ تقریب، مہمانوں سے ملاقات، عمائدین کے ایڈریسز اور حضور انور کا خطاب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

یکم اپریل 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر بیت الرحمٰن تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرحمٰن تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے چھ بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور نے اپنی رہائش گاہ کے اردگرد کے علاقہ میں مختلف راستوں پر لمبی سیر کی اور ساڑھے سات بجے واپس تشریف لائے۔

سیر سے واپس آتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ممبران قافلہ کے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے آئے اور ازراہ شفقت ممبران سے گفتگو فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر ایڈیشنل وکیل التبشیر اور ایڈیشنل وکیل المال صاحب نے باری باری اپنی ڈاک پیش کرکے ہدایات حاصل کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی یہاں قیام کے دوران رپورٹ ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

مکرم عمیر علیم صاحب انچارج شعبہ مخزن تصاویر (لندن) نے سپین میں نئی تعمیر ہونے والی بیت بیت الرحمٰن کی مختلف تصاویر Laptop پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیں۔ یہ تصاویر بڑی محنت کے ساتھ مختلف مقامات پر جا کر مختلف زاویوں سے تیار کی گئی تھیں۔ حضور انور نے باری باری تمام تصاویر ملاحظہ فرمائیں اور اظہار خوشنودی فرمایا اور مزید ہدایات بھی دیں۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بعد ازاں پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے بیت الرحمٰن تشریف لے گئے۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے مینار کے قریب کھڑے رہے اور جماعت کے آرکیٹیکٹ سے مینار کے حوالہ سے گفتگو فرمائی اور مزید ہدایات دیں۔

بعد ازاں حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر واپس تشریف لے آئے۔

2/اپریل 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر بیت الرحمٰن میں تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ پر واپس تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

آج ویلنسیا (Valencia) ریجن کے دو مقامات Calpe اور Javea کی سیر کا پروگرام بنایا تھا۔ یہ دونوں شہر تفریحی مقامات ہیں اور پہاڑوں پر سمندر کے کنارے آباد ہیں اور بڑے خوبصورت اور دلفریب مناظر لئے ہوئے ہیں۔ بحیرہ روم کا پانی یہاں کے خوبصورت ساحلوں سے ٹکراتا ہے۔

دس بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور Caple کے مقام کی طرف روانگی ہوئی۔ یہاں ویلنسیا سے Caple کا فاصلہ 180 کلومیٹر ہے۔

Caple میں ایک بڑی اور قدرتی پہاڑی موجود ہے جس کا نام Penyal de Ifach ہے۔ یہاں سے دور تک کے ساحلی علاقہ کا اچھا منظر نظر آتا ہے۔ یہ سمندر کے اندر چونا پتھر کا ایک عظیم ابھار ہے اور چند چھوٹی چٹانوں کے ذریعے ساحل سے مربوط ہے۔ اس مقام پر کثیر تعداد میں نایاب پودے موجود ہیں جن میں کافی تعداد میں Endemic اقسام کی نباتات بھی ہیں۔ اس کے علاوہ 300 اقسام کے جانور بھی پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح یہ مقام سمندری اور دیگر پرندوں کی افزائش نسل کی جگہ بھی ہے۔ سطح سمندر سے 332 میٹر بلندی پر واقع اس مقام سے بحیرہ روم کے ساحل کے دور تک کے مناظر دیکھے جاسکتے ہیں۔ تاریخی لحاظ سے Phoenicians (antient semitic people) اسے شمالی پہاڑی کے نام سے یاد کرتے تھے تاکہ اس کا اور جنوبی پہاڑی جبرالٹر کا باہمی فرق کرسکیں۔ یہ پہاڑی چونکہ سمندر کے کافی اندر تک ہے، اس لئے اس کے اور ساحل کے درمیان ایک وسیع جھیل سی بنتی ہے جس کا ساحل ریتلا ہے اور یہ ساحلی پٹی آگے پہاڑیوں تک جاری ہے۔ کسی زمانہ میں اس ساحلی پٹی کے ساتھ وسیع مرطوب زمین بھی تھی لیکن اب صرف جھیل کے کنارے کچھ حصہ رہ گیا ہے۔ اس علاقہ کی قدرتی خوبصورتی قائم رکھنے کے لئے جو طویل کوششیں ہوئی ہیں اس کے باعث 1987ء میں اس علاقہ کو قدرتی پارک کا درجہ دے دیا گیا۔ 45 ہیکٹر کی اراضی پر مشتمل یہ سپین کا اور غالباً پورے یورپ کا سب سے چھوٹا قدرتی پارک ہے۔ یہ پارک سطح سمندر سے شروع ہو کر Penyl کی چوٹی 332 میٹر تک بلندی تک جاتا ہے۔ اس چوٹی سے اردگرد کے گاؤں اور دیہی علاقوں کے مناظر دیکھے جاسکتے ہیں اور اگر مطلع صاف ہو سمندر پار Balearic Islands میں Ibiza تک بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

Calpe کے میئر کی ملاقات

Calpe شہر کے میئر Mr. Cesar Sanchec کو جب حضور انور کی آمد کے پروگرام کا علم ہوا تو موصوف نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ حضور انور کو اپنے شہر کی طرف سے خوش آمدید کہنا چاہتا ہے۔ حضور انور نے میئر کی اس درخواست کو منظور فرمایا۔

قریباً سوا بارہ بجے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی شہر میں داخل ہوئی تو پولیس کے دو موٹر سائیکلوں نے قافلہ کو Escort کیا اور راستہ کلیئر کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ٹاؤن ہال میں لے آئے جہاں میئر اور اس کا سارا سٹاف حضور انور کی آمد کا منتظر تھا۔

میئر نے باہر آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ عمارت کے اندر لے گئے۔

میئر نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا میں حضور انور کو اپنے علاقہ میں آنے پر دل کی گہرائی سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آج خلیفۃ المسیح اس علاقہ میں تشریف لائے ہیں۔

حضور انور نے میئر کا شکریہ ادا کیا۔

میئر نے بتایا کہ یہاں ہمارے علاقہ میں کافی تعداد میں مسلم کمیونٹی ہے اور عربی زبان بولتی ہے۔ اس لئے مجھے بھی عربی زبان میں ذاتی دلچسپی ہے۔ یہاں اس علاقہ میں دنیا کے مختلف ممالک سے لوگ آتے ہیں۔ 107 ممالک کے لوگ اس علاقہ میں رجسٹرڈ ہیں اور سال کے مختلف حصوں میں آتے جاتے رہتے ہیں۔

علاقہ کی آبادی کے حوالہ سے حضور انور کے دریافت فرمانے پر میئر نے بتایا کہ آبادی تو 30 ہزار ہے، ایسٹر وغیرہ کی رخصتوں میں پچاس ہزار تک پہنچ جاتی ہے اور گرمیوں کی رخصتوں میں ایک لاکھ سے تجاوز کر جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں نے اس علاقہ میں سفر کے دوران دیکھا ہے۔ نئی تعمیر ہونے والی عمارات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ آپ نے اپنا کام بڑھا لیا ہے اور ضرورت سے بہت زیادہ تعمیرات کرلی ہیں جس کی وجہ سے آپ کی اکانومی پر بھی اس کا اثر پڑا ہے اس پر میئر نے اس بات کا اعتراف کیا کہ ہماری تعمیرات زیادہ ہوئی ہیں اور اس وقت دو ہزار مکان خالی پڑے ہوئے ہیں۔ بعض جگہ ہم سے غلطیاں ہوئی ہیں۔

حضور انور نے میئر سے دریافت فرمایا کہ آپ یہاں اس علاقہ کی ضروریات کو فنانس کس طرح کرتے ہیں۔ کیا ٹیکسز وغیرہ کی رقم آپ کو ملتی ہے یا حکومت لے جاتی ہے۔ اس پر میئر نے بتایا کہ پراپرٹی پر جو ٹیکس ہے وہ تو یہاں میونسپلٹی کو ملتا ہے اور جو انکم ٹیکس ہے وہ حکومت کو جاتا ہے اور اس کا ایک حصہ یہاں میونسپلٹی کو بھی ملتا ہے۔

میئر کے دریافت کرنے پر حضور انور نے بتایا کہ یہ علاقہ مجھے پسند آیا ہے۔ بہت خوبصورت علاقہ ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میئر کو قرآن کریم کا سپینش ترجمہ اور سپینش زبان میں اسلامی اصول کی فلاسفی تحفہ دی۔ میئر نے قرآن کریم کو دیکھ کر کہا کہ یہ میرے لئے بہت معزز اور سپیشل گفٹ ہے۔ میں اس کو نسل کے آفس میں نہیں بلکہ اپنے گھر میں رکھوں گا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ آپ کا ذاتی تحفہ ہے۔ کونسل کے لئے

ہم اور بھجوادیں گے۔

میئر نے اس شہر کی تاریخ پر مشتمل ایک سووینیئر حضور انور کی خدمت میں پیش کیا۔

آخر پر حضور انور نے Honor Book پر لکھا:

اس علاقہ کے میئر نے خوش آمدید کہتے ہوئے جس اعلیٰ رویہ اور مہربانی اور خوشی کا اظہار کیا ہے میں اس پر بے حد ممنون ہوں۔ میئر کا یہ رویہ ظاہر کرتا ہے کہ اس علاقہ کے لوگ بہت ملنسار، پیار کرنے والے اور خوش آمدید کہنے والے ہیں۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

یہ ملاقات قریباً دس منٹ تک جاری رہی۔ بعدازاں میئر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو باہر گاڑی تک چھوڑنے آئے۔

بارہ بجکر چالیس منٹ پر یہاں سے روانگی ہوئی۔ پولیس نے Escort کیا اور قافلہ ایک بلند پہاڑی Penyal de Ifach کے اس مقام پر پہنچا جہاں تک کسی کو بھی گاڑی لے جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ تمام ٹورسٹ پیدل ہی اس جگہ پر پہنچتے ہیں۔ اس شہر کے مقامی حکام کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلہ کی دیگر گاڑیوں کو ایک خصوصی انتظام کے تحت اوپر لانے کی اجازت دی گئی تھی۔ یہاں ایک پارکنگ ایریا بنایا گیا ہے۔

یہاں پہاڑی کے اس مقام سے مختلف اطراف میں سمندر کے خوبصورت مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں اور اس ایریا کو ایک پارک کی طرح بنایا گیا ہے۔ اس پارک کے ڈائریکٹر نے اس علاقہ کا تعارف کروایا۔ یہاں ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا ہے جس میں اس سارے علاقہ، ریجن کی تاریخ بیان کی گئی ہے اور اس کے علاوہ اس علاقہ میں پیدا ہونے والے مختلف پودے اور جڑی بوٹیاں بھی رکھی گئی ہیں اور ان پرندوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے جن کا بسیرا اس علاقہ میں ہے۔

اس علاقہ کی تاریخ بڑے بڑے چارٹس کی صورت میں ایک دیوار پر آویزاں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پر نظر ڈالی اور فرمایا مسلمانوں کے سات سو سالہ دورِ حکومت کی تاریخ تو آپ نے اس میں سے نکال دی ہے وہ بھی شامل ہونی چاہئے۔

اس علاقہ کے وزٹ اور مختلف مناظر دیکھنے کے بعد آگے Javea کے علاقہ کی طرف روانگی ہوئی۔ Calpe سے Javea کا فاصلہ 35 کلومیٹر ہے۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا اور شہر سے باہر آنے کے بعد الوداع کہا۔

Javea کا علاقہ اپنے ریتلی ساحل اور سارا سال رہنے والے اچھے موسم کے باعث ایک مشہور سیاحتی مقام ہے۔ اس مقام کے اردگرد پہاڑیاں ہیں جو رہائشی مکانات سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ اس علاقہ میں ایک مشہور Cape بھی ہے جسے Cape La Nao کہا جاتا ہے۔

Calpe سے Javea تک کا سارا سفر پہاڑی علاقہ میں تھا۔ ایک لمبا پہاڑی سلسلہ ہے جو بہت آگے تک پھیلا ہوا ہے۔ راستہ کے دونوں اطراف خوبصورت وادیاں ہیں اور مالٹوں اور سنگتروں کے باغات کا ایک سلسلہ ہے۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد Javea آمد ہوئی۔ سمندر کے کنارے پر واقع ایک Parador نامی Resort میں دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ جب حضور انور باہر تشریف لانے لگے تو یہاں اس Resort کی مینیجر نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ اس نے تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پانچ بجکر دس منٹ پر یہاں سے واپس ویلنسیا کے لئے روانگی ہوئی۔ واپسی پر پہاڑی راستوں کی بجائے سفر کا بڑا حصہ موٹروے کے ذریعہ طے ہوا۔ قریباً 2 گھنٹہ کے سفر کے بعد سوا سات بجے واپس پہنچے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرحمٰن تشریف لے جا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے۔

3/اپریل 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر بیت الرحمٰن تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر واپس تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرحمٰن میں تشریف لے جا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے آئے۔

بیت الرحمٰن کے حوالہ سے

استقبالیہ تقریب

آج پروگرام کے مطابق بیت الرحمٰن ویلنسیا (Valencia) کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب (Reception) کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب کا اہتمام بیت الرحمٰن سے ملحقہ ایک احاطہ میں مارکی لگا کر کیا گیا تھا۔

مہمانوں سے ملاقات

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الرحمٰن تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل سپینش مہمان بڑی تعداد میں بیت الرحمٰن پہنچ چکے تھے اور بیت کا وزٹ کر رہے تھے۔

صوبہ ویلنسیا کی اسمبلی کے صدر، بعض نیشنل ممبرز پارلیمنٹ، میئرز اور بعض دیگر حکومتی مہمان ایک علیحدہ جگہ پر حضور انور کی آمد اور حضور انور سے ملاقات کے منتظر تھے۔

چھ بجکر چالیس منٹ پر ان مہمان حضرات کا حضور انور کے ساتھ ملاقات کا پروگرام شروع ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبر پارلیمنٹ D. Jose Maria Alonso سے دریافت فرمایا کہ آپ یورپین پارلیمنٹ میں فنکشن کے موقعہ پر برسلز (بیلجیئم) میں بھی آئے تھے۔ آپ کو وہ فنکشن کیا لگا تھا۔ اس پر ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ آپ نے وہاں جو امن اور محبت کا پیغام دیا تھا اس نے بہت اچھا اثر چھوڑا ہے۔ سارا پروگرام بہت عمدہ تھا اور بہت شاندار تھا۔

حضور انور نے امیر صاحب سپین کو ہدایت فرمائی کہ حضور انور کے یورپین پارلیمنٹ میں خطاب کا سپینش زبان میں ترجمہ کر کے جلد شائع کیا جائے۔

ویلنسیا میں UNESCO (UNO) کے ڈائریکٹر کے عہدہ پر مامور Jose Manuel Girones نے سوال کیا کہ کیا آپ امن و رواداری کے قیام کے لئے پوپ کے ساتھ ملاقات کر سکتے ہیں۔ کیا اس طرح پوپ سے ملنے اور کام کرنے سے مسلمان فرقوں کی مخالفت کا خوف تو نہیں ہوگا۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا میں امن و سلامتی کے قیام کے حوالہ سے ہمیں کسی کا کوئی خوف نہیں ہے۔ مسلمان پسند کریں یا نہ کریں ہم نہیں ڈرتے۔ اگر پوپ کے ساتھ مل کر دنیا میں عدل و انصاف اور امن و سلامتی کا قیام ہو سکتا ہے تو ہم اس کے لئے تیار ہیں۔

حضور انور نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے 1924ء میں دورہ اٹلی کے دوران پوپ سے ملنے اور میٹنگ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ لیکن اس وقت پوپ نے یہ کہہ کر ملنے سے انکار کر دیا تھا کہ میرا محل مرمت ہو رہا ہے۔ میں نہیں مل سکتا۔ اس پر اس وقت کے ایک جرنلسٹ نے اخبار میں لکھا تھا کہ یہ پوپ کبھی بھی نہیں مل سکے گا کیونکہ اس کا محل ہمیشہ زیرِ مرمت رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا میں نے دو سال قبل سابقہ پوپ کو جو کہ اب فارغ ہو چکا ہے خط لکھا تھا کہ وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے امن کے قیام کے حوالہ سے کوشش کریں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور امن کے حوالہ سے ہاتھ میں ہاتھ ملا کر کام کریں گے۔ اگر امن کے لئے کوشش نہ کی گئی اور بڑی طاقتوں کو جنگ سے نہ روکا گیا تو پھر دنیا میں بڑی تباہی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا میرا یہ خط نیشنل صدر جماعت کبابیر نے ایک ملاقات کے دوران پوپ کے ہاتھ میں دیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا اب نئے پوپ کو میں نے مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے اور دوبارہ وہی پیغام دیا ہے کہ ہم اکٹھے مل کر امن کے قیام کے لئے کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا ہم ہر وقت اکٹھے مل کر امن کے قیام کے لئے کام کرنے کے لئے تیار ہیں اور ہر ایک کے ساتھ کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ امن کے قیام کی خاطر جو بھی بلائے، جو بھی کوشش کرے، بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے جو بھی بلائے اس کے لئے ہم ہر وقت تیار ہیں۔

بیت الرحمٰن کے ہمسایہ ٹاؤن Olocau کے میئر Antonio Ropero نے عرض کیا کہ میں بیت کے لئے اس جگہ کا انتخاب کرنے پر خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کی کمیونٹی محبت کا پیغام پھیلا رہی ہے۔ اب ہم دینِ حق کو بہترین طریق سے سمجھیں گے۔ میئر نے بیت کی تعمیر پر حضور انور کو مبارکباد دی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، آپ نے اپنے جذبات کا اظہار بڑے اچھے رنگ میں کیا ہے۔

بیت الرحمٰن کے علاقہ Pobla De Vallbona کی لیڈی میئر نے عرض کیا کہ ہم یہاں جماعت کے ساتھ کئی سال سے رہ رہے ہیں۔ آغاز میں ہمیں خوف تھا اور مخالفت بھی تھی۔ جب احمدیوں کا اچھا رویہ ظاہر ہونا شروع ہوا۔ انہوں نے اپنی بیت کا پلان دکھایا تو اس طرح ہمارا سب خوف دور ہو گیا۔ اب اس قصبہ کے سب لوگ اچھے ہیں۔ کوئی مسئلہ، پرابلم نہیں ہے۔ ہمسائے ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور ہم مل جل کر رہتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی کوئی پرابلم نہیں ہوگی۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں اس میئر کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے بیت کی تعمیر کی اجازت دلانے میں بہت مدد کی اور بڑا رول ادا کیا۔

حضور انور نے فرمایا میں یہاں کی کونسل اور ہمسایوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے ہمیں اجازت دی کہ ہم یہاں بیت تعمیر کریں۔

حضور انور نے فرمایا ہم سب کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتے ہیں اور ہم معاشرہ میں، سوسائٹی میں مدغم ہو جاتے ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ہم پولیس کے لئے بھی مددگار ثابت ہوں گے۔ پولیس کے افسران بھی آئے ہوئے تھے، حضور انور نے فرمایا ہم پولیس کے لئے بھی اس طرح مددگار ثابت ہو سکتے ہیں کہ اگر علاقہ کے لوگ پولیس کی مدد کریں، لوگ اچھے ہوں، ان کی طرف سے کوئی مسئلہ نہ ہو اور جرائم نہ ہوں تو پولیس کا کام بھی کم ہو جاتا ہے۔ اس پہلو سے پولیس کی مدد کی جا سکتی ہے۔

صوبہ ویلنسیا کی پارلیمنٹ کے صدر D. Juan Cotino نے کہا کہ میں آج کے اس پروگرام میں بہت خوشی کے ساتھ آنا چاہتا تھا میری خواہش تھی کہ جو لوگ امن کے بارہ میں کام کرتے ہیں میں ان سے ملوں میں خلیفۃ المسیح کو یہاں ویلنسیا آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں اور اس بات کی مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے ہمارے اس صوبہ میں اس جگہ کو بیت بنانے کے لئے منتخب کیا ہے۔

حضور انور نے اس پر صدر پارلیمنٹ کا شکریہ ادا کیا۔

صدر پارلیمنٹ نے بتایا کہ وہ کٹر قسم کے کیتھولک ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا میں اس آدمی کو پسند کرتا ہوں جو اپنے مذہب پر یقین اور ایمان رکھتا ہے۔ مذہب ہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف لے کر جاتا ہے اور خدا سے ملاتا ہے اور پھر مخلوق کی خدمت کی توفیق دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان کی وجہ سے، مذہب کی وجہ سے آپ مخلوق کی خدمت کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم یہی پیغام دینا چاہتے ہیں کہ مختلف مذاہب کے ہونے کے باوجود، ہم اکٹھے مل کر سوسائٹی کے امن کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں تا کہ لوگوں کے یہ شکوک دور ہوں کہ دو مذاہب اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ اکٹھے کام نہیں کر سکتے۔

اس پر صدر پارلیمنٹ نے کہا کہ ہم اسی مقصد کے لئے یہاں ہیں تا کہ مل کر کام کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ہمیں آپ کے یہاں آنے سے خوشی ہوئی۔ ہماری بیوت سب کے لئے کھلی ہیں۔

ویلنسیا میں حکومت سپین کے نمائندہ Luis Santamaria نے عرض کیا کہ میں خلیفۃ المسیح کو ویلنسیا صوبہ کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ جو گفتگو یہاں ہوئی ہے۔ میں اس سے بالکل متفق ہوں کہ مذاہب آپس میں مل کر امن کا قیام کریں اور جو سب مذاہب کا ایک کامن مقصد ہے کہ امن، سلامتی، محبت اور بھائی چارہ اس کو حاصل کریں۔

بیت والے علاقہ سے ایک بزرگ آدمی آیا ہوا تھا۔ جس کو علاقہ والے اس کی شرافت کی وجہ سے جج آف پیس کہتے ہیں۔ انہوں نے بھی حضور انور کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔

بیت سے چھ کلومیٹر دور آباد قصبہ Liria کے میئر Manuel Izquierdo بھی آئے ہوئے تھے۔ موصوف نے بتایا کہ ان کے قصبہ کی آبادی 24 ہزار ہے جس میں سے سات ہزار مسلمان ہیں اور انہوں نے اپنے دو سنٹر بنائے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ مراکش وغیرہ سے ہیں۔ ایک تو یہ معاشرہ میں مدغم نہیں ہوتے۔ پھر ان کے مسائل ہیں یہ اپنی عورتوں بچوں کو حقوق نہیں دیتے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا معاشرہ میں، سوسائٹی میں مل جل کر رہنا چاہئے اور Integration کی ضرورت ہے۔ ہم لوگ سوسائٹی میں مدغم ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ دوسرا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ عورتوں اور بچوں کے حقوق دے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ آنحضرت ﷺ کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے عورتوں اور بچوں کو ان کے حقوق دیں۔

ملاقات کا یہ پروگرام قریباً سوا سات بجے تک جاری رہا۔ دیگر بہت سارے مہمان پہلے سے ہی مارکی میں اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

تقریب کی کارروائی

سوا سات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ملاقات کے اس پروگرام میں شامل مہمان مارکی میں تشریف لے آئے۔ جہاں تقریب کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ملک طارق محمود صاحب مربی سلسلہ سپین نے کی اور اس کا سپینش زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب نے اپنا استقبالیہ، تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

میئر کا ایڈریس

اس کے بعد بیت کے علاقہ Pobla De Vallbona کی لیڈی میئر Mrs. Maria Del Carmen Contelles نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد، سپیکر صاحب پارلیمنٹ ویلنسیا، ممبران پارلیمنٹ، میئر صاحبان اور دیگر مہمانان جو یہاں حاضر ہیں، میں اس علاقہ کی میئر ہونے کے ناطے آپ سب کو اپنے اس علاقہ میں آنے پر خوش آمدید کہتی ہوں۔ میں جماعت احمدیہ اور خصوصاً جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے آج ہمیں مدعو کیا ہے۔

جماعت احمدیہ جو آج ساری دنیا میں امن و سلامتی اور بین المذاہب بھائی چارہ قائم کرنے میں کوشاں ہے، کی بنیاد ایک چھوٹے سے گاؤں میں رکھی گئی تھی۔ آپ کی جماعت نے سپین میں 1936ء میں اپنے کام کا آغاز کیا اور 1979ء میں آپ ویلنسیا آئے۔ آپ کے بہت سے بچے ویلنسیا میں ہی پیدا ہوئے ہیں۔ ویلنسیا کے اس علاقہ میں بھی مختلف مذاہب اور مختلف عقائد رکھنے والے لوگ رہائش پذیر ہیں۔ یہاں کے ہر باسی کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور مختلف نظریات اور تہذیبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا یہاں رہنا ہمیں مختلف جگہوں پر متعارف کروانے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

موصوفہ نے کہا۔ ہر ایک کے لئے ہمارے دروازے کھلے ہیں۔ بارہ سال سے جماعت احمدیہ کی ہمسائیگی ہمیں حاصل ہے۔ ہم پیار و محبت سے یہاں رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے ہاں آتے جاتے رہتے ہیں۔ ہمارے بچے ایک ہی سکول میں جاتے ہیں اور ہم سب برابر کے شہری ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ ہمارا باہمی پیار و محبت آئندہ کے لئے ایک مثال بن جائے۔ میں آخر پر تمام مہمانوں کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتی ہوں۔

نیشنل ممبر پارلیمنٹ کا ایڈریس

بعد ازاں علاقہ Cantabria سے تعلق رکھنے والے نیشنل ممبر پارلیمنٹ Hon. Jose Maria Alonso نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

سب سے پہلے میں جماعت احمدیہ کا اور خصوصاً جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے (بیت) کے افتتاح کے اس مبارک موقع پر مدعو کیا جو کہ خدا کا گھر ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ میں یورپین پارلیمنٹ میں (دین حق) کی پُرامن تعلیمات کے بارہ میں لیکچر کے بعد خلیفۃ المسیح سے دوبارہ مل رہا ہوں۔ اس ملاقات سے ہمارے دوستانہ تعلقات ترقی پذیر ہوں گے اور ہم پہلے سے بڑھ کر ایک دوسرے کے بارہ میں جان سکیں گے۔

ہم سب برابر ہیں۔ ہم (-) اور عیسائی اسی خدا پر ایمان لاتے ہیں جو حضرت ابراہیمؑ، حضرت یعقوبؑ اور حضرت اسحاقؑ کا خدا ہے۔ ہمیں مل کر کام کرنا ہو گا اور جیسا کہ نئے پوپ صاحب نے بھی کہا ہے کہ ہم مذہبی بھائی ہیں اور ہمیں امن کی راہ میں مل کر کوششیں کرنا ہوں گی۔

مذہبی رہنماؤں کو امن اور پیار و محبت کے فروغ پر زور دینا چاہئے اور سیاستدان کو بھی یہ اعلیٰ مثال پیش نظر رکھنی چاہئے۔

سول گورنر کا ایڈریس

اس کے بعد صوبہ ویلنسیا میں حکومت سپین کے نمائندہ سول گورنر D. Luis Santa Maria نے اپنی خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں اس (بیت) کی مبارکباد خلیفۃ المسیح کو پیش کرتی ہوں جس کا افتتاح گزشتہ جمعہ کے روز عمل میں آیا۔

ہم عیسائی ہیں اور ابھی ہم نے ایسٹر منایا ہے جس کی دعاؤں میں امن اور رحم و کرم کا بکثرت ذکر ملتا ہے جو کہ ہمارے مذہب کی بنیاد ہے پوپ صاحب نے بھی یہی کہا ہے کہ غریب آدمی کی مدد کرنی چاہئے۔ اس سے ملتے جلتے الفاظ خلیفۃ المسیح نے اپنے گزشتہ خطبہ جمعہ میں بیان فرمائے۔ جب خلیفۃ المسیح نے (دین حق) کی امن پسندی کی تعلیم بیان فرمائی اور یہی سوچ آئندہ بین المذاہب باہمی ہم آہنگی اور امن اور بھائی چارہ، اخوت و محبت کے قیام میں مددد دے گی۔

قابل صد احترام! حضرت مرزا مسرور احمد صاحب! سپین اور ویلنسیا ہر جگہ ایک ہی وقت میں عیسائی، یہودی اور مسلمان مل کر رہتے ہیں۔ یہ تمام قومیں یہاں آباد ہیں۔ ہمارا قانون مرد اور عورت کی عزت پر زور دیتا ہے اور یہ ہماری اعلیٰ اقدار ہیں۔ جن لوگوں کی ایسی سوچ اور ارادے ہیں ان کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ معاشرے میں امن و سلامتی قائم کرنے والے ہیں۔ اللہ ہمیں امن کے قیام میں کامیابی دے۔

صوبائی پارلیمنٹ ویلنسیا کے صدر کا ایڈریس

بعد ازاں صوبائی پارلیمنٹ ویلنسیا کے صدر D. Juan Cotino نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا۔

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب! یہ (بیت) جس کے بنانے میں آپ نے بے حد محنت کی ہے، بے حد خوبصورت ہے۔ میں یہاں موجود مختلف مذاہب کے نمائندوں کو سلام پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ ہم یہاں رحیم و رحمان خدا کے نام پر اکٹھے ہوئے ہیں جو کہ عیسائیوں کے لئے باپ خدا ہے، بیٹا خدا ہے اور روح القدس ہے۔ لیکن ہے ایک خدا۔

سو اگر خدا نے ہم سب کو اکٹھا کیا ہے تو یہ ایک نیک شگون ہے اور اس معاشرہ میں خواہ خدا پر یقین رکھنے والے ہوں یا دہریہ ہوں سب کو امن کی ضرورت ہے اور یہ میرا خیال ہے کہ ہم سب یہاں اسی طرح کا ماحول بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم سب گویا اللہ تعالیٰ کے بچے اور اہل و عیال ہیں۔ مجھے مدعو کرنے کا بہت بہت شکریہ!

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب! ہمارے درمیان خود بنفس نفیس تشریف لانے کا بہت بہت شکریہ! اور آپ سب شاملین کا بھی بہت شکریہ!

حضور انور کا خطاب

اس کے بعد سات بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائس پر تشریف لائے اور خطاب فرمایا۔

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام مہمانان کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہا

اس کے بعد فرمایا:

قبل اس کے کہ میں اس (بیت) کے افتتاح کے متعلق کچھ کہوں، میں آپ سب مہمانوں کا جن میں سے اکثر غیر مسلم ہیں اس تقریب میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ آپ کی تشریف آوری ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یورپ اور مغرب میں مسلمانوں اور مذہب اسلام کو خدشات کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور اس مذہب کے پیروکاروں کو جنونی اور انتہاء پسند سمجھا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود آپ لوگ اس تقریب میں شامل ہوئے۔ یہ بھی خیال پایا جاتا ہے کہ ایک مسلمان غیر مسلموں کو ناپسند کرتا ہے اور انہیں بات چیت کے قابل نہیں سمجھتا۔ چنانچہ اسلام اور مسلمانوں کے متعلق اس قسم کے نظریات ہونے کے باوجود آپ کا یہاں موجود ہونا بالخصوص ایسی تقریب میں جو (-) کمیونٹی کی طرف سے ہو اور اس تقریب کا انعقاد ان کی (بیت) میں ہو رہا ہو اور یہ ان کی (بیت) کے افتتاح کی تقریب ہو اس میں آپ کا موجود ہونا آپ کی کشادہ دلی کو ظاہر کرتا ہے۔ گو کہ لوگ مختلف اقوام اور مذاہب کی تقاریب میں شامل ہونے کے لئے جمع ہوتے رہتے ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کا یہاں آنا قابل تعریف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ممکن ہے آپ لوگ اس تقریب میں اس تجسس کے ساتھ شامل ہوئے ہوں تا دیکھیں کہ (مومن) کیا کہتے ہیں یا پھر بالعموم (مومن) کس قسم کے لوگ ہیں۔ بہرحال آپ کی یہاں آنے کی جو بھی وجہ ہے، میں آپ کا اس مبارک تقریب کو رونق بخشنے اور اس کے لئے وقت نکالنے پر بہت مشکور ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مذہبی طور پر بھی میرا فرض بنتا ہے کہ میں ان سب لوگوں کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے ہماری دعوت کو قبول کیا۔ رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص دوسرے شخص کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا وہ اپنے خالق کا بھی شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ اسلام کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص دوسرے انسانوں کے سامنے عاجزی کا اظہار نہیں کرتا اور ان کا شکریہ ادا نہیں کرتا بلکہ صرف خدا کے سامنے ہی عاجزی کا اظہار کرتا ہے اور صرف خدا کا ہی شکر ادا کرتا ہے تو ایسا شخص خدا کے ساتھ بھی مخلص نہیں ہوتا۔ ان چند الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر کہنا چاہوں گا کہ ہم سب احمدیہ کمیونٹی کے افراد آپ کی تشریف آوری کے لئے آپ کے مشکور ہیں۔ اب میں آپ کے سامنے (بیت) اور ہمسایوں کے حقوق کے متعلق بعض (دینی) تعلیمات رکھوں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سب سے پہلے تو میں ہمسایوں، کونسلرز اور اس شہر کے میئر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں یہاں (بیت) تعمیر کرنے کی اجازت دی۔ میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ یہ (بیت) ہماری عبادتگاہ کے ساتھ ساتھ اس علاقہ کی خوبصورتی میں اضافہ کرنے کا ذریعہ بھی ہے کیونکہ دیکھنے والے کی نظر اس عمارت پر آ کر ٹھہر جاتی ہے۔ موٹروے پر کار چلاتے ہوئے لوگ بھی اس (بیت) کی خوبصورتی کو دیکھ سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک اور چیز میں بتانا چاہتا ہوں کہ کچھ ہمسایوں کو بیت کی تعمیر کے متعلق خدشات تھے۔ ان کا خیال تھا کہ بیت کی تعمیر سے علاقہ کا امن اور سکون متاثر ہوگا، سڑکوں پر ٹریفک میں اضافہ ہو جائے گا، لوگ کوڑا کرکٹ پھینکیں گے اور ماحول خراب کریں گے۔ مجھے امید ہے اور یقین ہے کہ ان کے خدشات درست ثابت نہ ہوں گے۔ آپ سب نے دیکھا ہوگا کہ پچھلے کچھ ہفتوں میں اس (بیت) میں بہت زیادہ کام ہوا ہے۔ بہت سے لوگ یہاں اکٹھے ہوتے رہے۔ کافی مقدار میں کھانا پکایا جاتا رہا اور کافی لوگ یہاں کھانا کھاتے رہے۔ لیکن میرا خیال ہے یہ ہمسایوں کے لئے باعث تکلیف نہیں ہوا ہوگا۔ کم از کم میں نے تو اس علاقہ میں کسی قسم کا کوئی گند نہیں دیکھا۔ سوائے اس کے کہ ان دنوں کونسل کی طرف سے کوڑا اکٹھے کرنے والے ٹرکوں کو کچھ زیادہ کام کرنا پڑا ہوگا کیونکہ انہیں معمول سے زیادہ کوڑے کے بیگز اٹھانے پڑے ہوں گے۔ اس پر بھی میں ان سے معذرت چاہتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سچے (مومن) کو اس کا مذہب واضح طور پر بتاتا ہے کہ صفائی اس کے مذہب کا ایک حصہ ہے۔ نہ صرف ظاہری صفائی کا حکم دیا گیا ہے بلکہ اندرونی طور پر بھی مکمل صفائی کی نصیحت کی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

نئے سال کے آغاز میں جب زیادہ تر لوگ نیا سال رات بھر پارٹیاں کر کے مناتے ہیں، ہم لوگ مقامی انتظامیہ کی سڑکیں صاف کرنے میں مدد کرتے ہیں اور انتظامیہ کو افرادی قوت مہیا کرتے ہیں تا کہ وہ ان پارٹیوں کے بعد صفائی کر سکیں۔ ہم یہ اس لئے کرتے ہیں کہ ہمارے مذہب نے ہمیں اس طرح کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ہمسایوں کی مدد کریں اور یہ بات یقینی بنائیں کہ ان کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمسایوں کے ساتھ تعاون کرنے اور ان کی مدد کرنے کی مسلسل تاکید کی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ تاکید اس قدر کی گئی کہ بسا اوقات مجھے گمان ہوتا کہ اللہ تعالیٰ ہمسایوں کو وراثت میں حصہ دار بنا دے گا۔ تو ہمسایوں کا خیال رکھنے کو اس حد تک اہمیت دی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

سپینش لوگوں کی ایک اور بات کی میں بہت تعریف کرتا ہوں کہ وہ صفائی پر بہت زور دیتے ہیں۔ سپینش عورتیں نہ صرف گھروں کی صفائیاں کرتی ہیں بلکہ اپنے گھروں کے باہر بھی سڑکوں کی صفائی کرتی ہیں۔ یہاں گزرتے ہوئے میں نے خود عورتوں کو گھروں کے سامنے والے حصوں کی صفائی کرتے دیکھا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس (بیت) کے ہمسایوں کو (بیت) کی تعمیر کے بعد صفائی کے معیار اور اس علاقہ میں لوگوں کی تعداد میں اضافہ کے متعلق شاید کچھ تحفظات ہوں لیکن میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم آپ کو شکایت کا موقع نہیں دیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمسایوں کی بات ہو رہی ہے اس لئے میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ہمسایہ کی کیا تعریف ہے؟ صرف آپ کے ساتھ والا گھر ہی آپ کا ہمسایہ نہیں ہے بلکہ دونوں اطراف میں سو سو گھروں کے فاصلہ تک کے رہائشی آپ کے ہمسائے ہیں۔ ٹرین، کار یا بس میں آپ کے ساتھ سفر کرنے والا بھی آپ کا ہمسایہ ہے۔ یہاں تک کہ آپ کے ساتھ کام کرنے والا شخص بھی آپ کا ہمسایہ ہے۔ اس لحاظ سے ہمسایہ کی تعریف بہت وسیع ہے۔ ہمیں یہ بات سکھائی گئی ہے کہ ہم کوئی ایسا کام نہ کریں جس کی وجہ سے ہمسایہ کو تکلیف ہو۔ اس لئے ہم یہاں آپ لوگوں کو تکلیف دینے کے لئے نہیں آئے بلکہ آپ کی خدمت کرنے کے لئے آئے ہیں۔ ہم اپنی کمیونٹی کو آپ لوگوں کا حصہ بنانے آئے ہیں۔ آپ لوگوں کی سرگرمیوں میں ہاتھ بٹانے آئے ہیں اور آپ لوگوں کے ساتھ ہنسی خوشی رہنے کے لئے آئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جماعت احمدیہ کا دوسو سے زیادہ ممالک میں قیام ہو چکا ہے ہم جہاں بھی جاتے ہیں وہاں محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں، کا پیغام پھیلاتے ہیں۔ ہم ہر ایک کو یہی (دعوت) کرتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ پیار اور محبت کے ساتھ پیش آئیں۔ ہمارے کسی بھی فعل سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچنی چاہئے۔ رسول کریم ﷺ کی احادیث میں سے ایک حدیث ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ حقیقی مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے ہر امن پسند شخص محفوظ رہے۔ اس لئے ہم سب احمدی ان تعلیمات کے مطابق چلنے کی کوشش کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ساری دنیا ان تعلیمات کے مطابق چلے۔ یعنی رنگ و نسل اور عقیدہ سے بالا ہو کر دوسرے انسانوں کے ساتھ مل کر امن و آشتی کے ساتھ رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہمیں صرف خدا تعالیٰ کے حقوق ہی ادا نہیں کرنے بلکہ انسانوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں۔ ہمیں تمام معاملات میں حقیقی انصاف پسندی کا مظاہرہ کرنا ہے کیونکہ ناانصافی کر کے آپ اپنے آپ کو خدا سے دور کر لیتے ہیں۔ مثلاً قرآن کریم ہمیں سکھاتا ہے کہ اگر ہمیں اپنے خلاف، اپنے والدین، اپنے قریبی عزیزوں یا اپنے پیاروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دینی چاہئے۔ ہم تب ہی حقیقی (مومن) کہلاسکیں گے جب ان تعلیمات کے مطابق زندگیاں گزارنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم اور رسول کریم ﷺ کی تعلیمات کو تفصیل کے ساتھ بتانے کا وقت نہیں ہے۔ تاہم مختصر طور پر یہ ذکر کر دیتا ہوں کہ آجکل اسلام کو غلط رنگ میں پیش کیا جا رہا ہے اور اسلام کو ایک جارحیت پسند مذہب سمجھا جا رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کا یہ غلط تصور چند شدت پسند مسلمانوں نے پیش کیا ہے۔ لیکن رسول کریم ﷺ کے دور میں اور آپ کے بعد آپ کے چار سچے خلفاء کے دور میں کبھی کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا جب مسلمانوں نے جنگ میں ابتداء کی ہو یا پھر کسی قسم کی جارحیت کا مظاہرہ کیا ہو۔ بلکہ انہوں نے اپنا وقت انسانیت کی خدمت کے لئے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ کے پُرامن پیغام کو پھیلایا۔ مسلمانوں کو جنگ کی اجازت صرف اس وقت دی گئی جب مسلمانوں پر ظلم کئے گئے اور مکہ میں انہیں ان کے گھروں سے نکالا گیا اور انہیں مدینہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی اور مدینہ تک ان کا پیچھا کیا گیا اور وہاں بھی ان پر حملہ کیا گیا تو تب مسلمانوں کو حق دیا گیا کہ وہ اپنا دفاع کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہم نے آپ کو جنگ کرنے کی اجازت صرف اس لئے دی ہے کہ اگر آپ ان کا مقابلہ نہ کریں گے تو کوئی بھی عبادتگاہ خواہ وہ کلیسا ہو یا یہودیوں کا معبد خانہ ہو، یا مسجد ہو یا کوئی مندر ہو وہ ظالموں سے نہیں بچ پائے گی۔ تو

اس اجازت سے صرف اسلام اور مسجد کی حفاظت نہیں کی گئی بلکہ اس حکم کے ذریعہ سے دیگر مذاہب اور دیگر عبادتگاہوں کو بھی حفاظت مہیا کی گئی ہے۔ اس لئے سچے مسلمانوں نے جنگ کے دوران کبھی بھی دوسرے مذاہب کی عبادتگاہوں کو نقصان نہیں پہنچایا۔ دفاع کرنے کے لئے جنگ کی اجازت صرف اس صورت میں دی گئی جب لوگوں نے حکومت کے خلاف سازشیں کیں اور ملک کے لئے ایک خطرہ بن گئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں نے آج جو بھی آپ کے سامنے رکھا وہ (دین حق) کی حقیقی تعلیم ہے۔ جس طور پر تاریخ کا ذکر کیا گیا ہے اس میں سے کچھ باتوں کے متعلق آپ میں سے بعض لوگ شاید میرے ساتھ اتفاق نہ کریں لیکن اس کی وجہ یہی ہے کہ بعض تاریخ دانوں اور مستشرقین نے تاریخ کو غلط رنگ میں ہمارے سامنے پیش کیا ہے اور ایسے لوگوں نے تاریخ اور سچائی کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مسلمان حکومتیں کبھی بھی غلط نہیں ہوئیں اور انہوں نے اپنے ممالک میں ہمسایوں کے ساتھ کبھی کوئی لڑائی نہیں کی۔ لیکن ہمیں ایسے مواقع بھی دیکھنے کو ملتے ہیں جب غیر مسلم حکومتوں نے مسلمانوں سے ایسا ہی (ظالمانہ) سلوک رکھا اور تاریخ اس پر گواہ ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بہرحال قطع نظر اس بحث کے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ (بیت) بھائی چارہ اور ہم آہنگی کی جگہ کے طور پر تعمیر کی گئی ہے۔ جو کوئی بھی یہاں نیک نیتی کے ساتھ آئے گا اس کے لئے اس (بیت) کے دروازے ہمیشہ کھلے ہوں گے۔ اس (بیت) کا نام بیت الرحمٰن رکھا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ ایسے خدا کا گھر ہے جو رحمان ہے۔ یعنی جو اپنی مخلوق کے لئے بغیر کسی شرط کے مہربان ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہماری کمیونٹی جنہوں نے یہ (بیت) تعمیر کروائی ہے۔ آپ کو یقین دلاتی ہے کہ ہم ہمیشہ ان لوگوں کی خدمت اور مدد کریں گے جن کے ساتھ ہم رہتے ہیں اور ہماری کمیونٹی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرے گی تا کہ ہم رحمان خدا کے ہر ممکن فضل کو جذب کرنے والے بن سکیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آخر پر ایک مرتبہ پھر میں آپ سب کا اس تقریب کو رونق بخشنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان اتحاد اور تعلق بڑھتا چلا جائے۔ آپ سب کا شکریہ

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد جملہ مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

اطلاعات واعلانات

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود

17 مارچ 2013ء کو صبح 10 بجے جلسہ یوم مصلح موعود زیر صدارت مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب صدر جماعت ساہیوال مکرم عبدالرحمٰن یوسف صاحب کے گھر میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مبارک احمد عابد صاحب مربی سلسلہ ساہیوال نے تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم عبدالرحمٰن یوسف صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود بیان کی۔ پھر مکرم صدر صاحب نے حضرت مصلح موعود کی قومی اور سماجی خدمات پر تقریر کی۔ جلسہ کا حاضری 35 تھی۔

17 مارچ 2013ء کو 5 بجے شام دوسرا جلسہ حلقہ فرید ٹاؤن میں مکرم شیخ عبیدالرحمٰن صاحب کے گھر ہوا، صدارت مکرم صدر صاحب نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مبارک احمد عابد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود اور اس کے پس منظر پر کی۔ ایک طفل نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔ آخر پر مکرم صدر صاحب نے حضرت مصلح موعود کی قومی اور ملی اور سماجی خدمات پر تقریر کی حاضری 24 تھی۔

دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم معین الحق شمس صاحب ترکہ
مکرم حافظ مبین الحق شمس صاحب)

۞ مکرم معین الحق شمس صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم حافظ مبین الحق شمس صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعات نمبر 7-6 بلاک نمبر 53 محلّہ دارالعلوم شرقی برقبہ ایک کنال (10 مرلہ فی قطعہ) بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔

تفصیل ورثاء

مکرمہ امۃ القیوم شمس صاحبہ مرحومہ (بیوہ) 1/8 کی مالکہ تھیں۔

ورثاء مرحومہ درج ذیل ہیں۔

1۔ مکرم معین الحق شمس صاحب (بیٹا) 2۔ مکرم منظور الحق شمس صاحب (بیٹا) 3۔ مکرم فخر الحق شمس صاحب (بیٹا) 4۔ مکرمہ یاسمین نعیم صاحبہ (بیٹی) 5۔ مکرمہ نیلوفر رؤف صاحبہ (بیٹی) 6۔ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (بیٹی) 7۔ مکرمہ مبارکہ افتخار صاحبہ (بیٹی)

مکرم منظور الحق شمس صاحب، مکرمہ یاسمین نعیم صاحبہ، مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ مبارکہ افتخار صاحبہ اپنے حصہ سے مکرم فخر الحق شمس صاحب

باقی صفحہ 8 پر

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پر کریں)

۞ نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خودبخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تا کہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

20/اپریل 2013ء

1:15 am	فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ 19/اپریل 2013ء
3:15 am	راہ ہدیٰ
6:15 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 3/اپریل 2004ء
7:10 am	خطبہ جمعہ /اپریل 2013ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	خطاب حضور انور برموقع اطفال الاحمدیہ یوکے اجتماع 24/اپریل 2004ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ 19/اپریل 2013ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ LIVE
11:30 pm	خطاب حضور انور برموقع اطفال الاحمدیہ یوکے اجتماع 24/اپریل 2004ء

بقیہ از صفحہ 7 اعلان دارالقضاء

کے حق میں دستبردار ہو چکے ہیں۔

مکرمہ نیلوفر روف صاحبہ کا موقف موصول ہوا ہے کہ چونکہ والدہ صاحبہ کی طرف سے مجھے جو حصہ ملنا ہے وہ رقبہ بہت تھوڑا ہے لہٰذا مجھے میرے حصہ کی قیمت لگوا کر بصورت رقم ادائیگی کردی جائے۔

دیگر ورثاء مرحوم درج ذیل ہیں۔

1۔امۃ السلام صاحبہ (مرحومہ) (بیٹی)

ورثاء مرحومہ: i۔مکرم عبدالحمید ارشد صاحب (بیٹا) ii۔مکرم عبدالرحمٰن مانی صاحب (بیٹا) iii۔مکرم عبدالمعطی شاہد صاحب (بیٹا)

2۔مکرمہ صبیحہ منصور صاحبہ (بیٹی)

3۔مکرمہ انیسہ نصیر صاحبہ (مرحومہ) بیٹی

ورثاء مرحومہ: i۔مکرم نصیر احمد قریشی صاحب (خاوند) ii۔مکرم ظہیر احمد صاحب (بیٹا) iii۔مکرم صغیر احمد صاحب (بیٹا) iv۔مکرمہ نفیسہ محمود صاحبہ (بیٹی) v۔مکرمہ انیقہ سلامت صاحبہ (بیٹی)

4۔مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

5۔مکرم معین الحق شمس صاحب (بیٹا)

6۔مکرم منظور الحق شمس صاحب (بیٹا)

7۔مکرم فخر الحق شمس صاحب (بیٹا)

8۔مکرمہ مبارکہ افتخار صاحبہ (بیٹی)

جملہ ورثاء میں سے مکرم عبدالحمید ارشد صاحب، مکرم عبدالرحمٰن مانی صاحب، مکرم عبدالمعطی شاہد صاحب، مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ مبارکہ افتخار صاحبہ، مکرم منظور الحق شمس صاحب/مکرم فخر الحق شمس صاحب کے حق میں دستبردار ہو چکے ہیں۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

عجائبات عالم

دی گرینڈ کینال ۔ وینس

یورپ کا ڈرائنگ روم

اٹلی کا شہر وینس قدیم و جدید طرز معاشرت کے حسین امتزاج کا حامل ایک ایسا مقام ہے جو بحری تجارت کی وجہ سے پورے یورپ میں ہمیشہ نہایت اہم رہا ہے۔ اٹلی کے شمال مشرقی علاقے میں ایڈریاٹک کی ایک جھیل میں شہر وینس سمندر سے ابھرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ جب وینس کا ذکر ہو تو دی گرینڈ کینال کا نقشہ سامنے آتا ہے۔ جہاں 13 ویں سے 18 ویں صدی عیسوی کی سنگ مرمر اور ماربل سے مزین جاذب نظر عمارتوں کے درمیان بہتا نیلگوں پانی اس حسین مقام کی رومانیت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ تاریخ کے مطابق جب نپولین بوناپارٹ یہاں آیا تو اس کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر اسے یورپ کا ڈرائنگ روم قرار دیا۔

وینس کی تاریخ 5 ویں اور چھٹی صدی عیسوی سے شروع ہوئی جب اطالوی باشندوں نے غیر ملکی حملہ آوروں سے بچنے کے لئے یہاں سے بھاگ کر جھیل کے ہموار جزیروں پر آباد ہونا شروع کیا۔ انہوں نے پانی کے اوپر لکڑی کے گھر بنا کر رہائش اختیار کی۔ ابتداء میں وینس قدیم رومی سلطنت کے مشرقی حصے کا ایک صوبہ تھا۔ لیکن بحیرہ روم کے ممالک سے تجارت کی وجہ سے وینس نے دولت اور شہرت حاصل کر لی اور انہوں نے اپنی ایک الگ ریاست قائم کر لی جس کی اپنی ایک منتخب حکومت تھی۔

وینس میں ملاح صدیوں پرانے روایتی لباس زیب تن کئے اپنی کشتیوں میں سوار لوگوں کی اطراف میں ایستادہ دلکش عمارتوں کا نظارہ کراتے ہیں۔ یہ کشتیاں آٹھ مختلف اقسام کی لچک دار لکڑیوں سے بنائی جاتی ہیں جن میں کھڑے ہو کر نظارہ کرنے کے خصوصی انتظامات کئے جاتے ہیں۔ جب 18 ویں صدی میں یہاں فیری (Ferry) چلائی گئیں تو ان کشتیوں کی تعداد 14 ہزار تھی جو اب کم ہو کر صرف 1500 رہ گئی ہیں۔ کشتی رانوں کی صدیوں پرانی رسم (Sponzalizo De Mar) بہت مشہور ہے جس سے ملاح سونے کا سکہ جھیل میں ڈال کر اس سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

وینس کا مرکزی مقام شہر کا بڑا چوک ''پائزا سان مارکو'' ہے۔ اس کے مشرق میں 11 ویں صدی میں قائم ہونے والا سینٹ مارک کا گرجا اور سکوائر ہے جس کی تمام منزلوں کو جدید ماربل سے یوں آراستہ کیا ہے کہ نظر نہیں ٹھہرتی۔ یہ عمارت عنبر کی طرح شفاف اور ہاتھی دانت کی طرح نفیس ہے۔

سینٹ مارک کے عقب میں 15 ویں صدی میں نصب کیا جانے والا قد آور گھڑیال ہے جس میں لگی ہوئی کانسی کی دو سوئیاں ان نظاروں کے سحر میں کھو جانے والوں کو ہر ایک گھنٹہ بعد اپنی مخصوص آواز سے وقت کا احساس دلاتی رہتی ہے۔ سینٹ کے برابر میں ڈاگ پیلس ہے جو سب سے پہلے 814ء میں تعمیر ہوا لیکن جب سینٹ مارک کو آگ لگی تو یہ عمارت بھی نذر آتش ہو گئی تھی۔ 14 ویں صدی عیسوی میں اسے دوبارہ تعمیر کیا گیا۔

موجودہ دور میں وینس کا شمار ان تاریخی شہروں میں ہوتا ہے جو بہت کم تباہی سے دوچار ہوئے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہاں گاڑیوں اور کاروں کا شور اور دھواں نہیں ہے۔ لوگ پیدل سفر کرتے ہیں یا کشتی اور موٹر بوٹ استعمال کرتے ہیں۔ لیکن سمندر جو اب تک اس شہر کی حفاظت کرتا آیا ہے اب اس کے لئے خطرہ بنتا جا رہا ہے۔ وینس آہستہ آہستہ ڈوب رہا ہے۔ یہ شہر ہر 10 سال کے بعد دو انچ نیچے چلا جاتا ہے۔ وینس کو بچانے کے لئے اقوام متحدہ نے ایک بین الاقوامی مہم شروع کی ہے۔

فیصل کراکری اینڈ کچن الیکٹرونکس ریلوے روڈ
نان سٹک، سٹین لیس سٹیل، سلور سٹیل، ڈنر سیٹ، برامکس سیٹ، شیشہ سیٹ، پلاسٹک آئٹمز اور کچن الیکٹرونکس کی مکمل ورائٹی نہایت مناسب ریٹ پر دستیاب ہے۔
پرانے برتن دے کر نئے برتن حاصل کریں۔
مچھر مار ریکٹ بھی دستیاب ہیں۔
برائے رابطہ: 0323-9070236

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

اب ایک قدم اور آگے
All Top Brand
www.sahibjee.com
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ +92-47-6212310

سیل ۔ سیل ۔ سیل
ربوہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ
ہر لیڈیز جوتے کے ساتھ 1 جوتا فری
مردانہ جوتا سیل (300) روپے
مس کولیکشن شوز
اقصیٰ روڈ ربوہ

ربوہ میں طلوع و غروب 20/اپریل

طلوع فجر	4:07
طلوع آفتاب	5:33
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:42

زد جام عشق
زد جام عشق خاص کستوری والی
NASIR ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

لہنگا، ساڑھی اور عروسی ملبوسات کا مرکز
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
نوٹ: ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہو سکتا ہے۔

الصادق اکیڈمی بوائز دارالصدر جنوبی
کلاس 6th تا 9th داخلہ جاری
الصادق اکیڈمی جماعتی اداروں کے شانہ بشانہ پچھلے 25 سال سے اہالیان ربوہ کی تعلیمی میدان میں خدمت میں پیش پیش
● پریپ تا کلاس فائیو گرلز سیکشن میں داخلے جاری ہیں
● فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
● چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں
پرنسپل الصادق بوائز نزد مریم ہسپتال ربوہ 0476214399

سیل ۔ سیل ۔ سیل
دو لیڈیز جوتوں کے ساتھ 1 جوتا بالکل فری
سکول شوز صرف -/200 روپے میں
بچوں کا جوتا صرف -/200 روپے میں
محدود مدت کے لئے
کامران شوز ریلوے روڈ ربوہ

FR-10